کہا جاتا ہے۔ وہ بھی خدا کے جلال کے ظاہر ہونیکی تمنا ہے۔ خدا کی ایسی عظمت ہو کہ اسکی نظیر نہ ہو۔ جو خدا کی عظمت اور جلال اور تقدیس کیواسطے جوش نہیں رکھتے۔ ان کی نمازیں جھوٹی ہیں۔ اور انکے سجدے بیکار ہیں جب تک خدا کے لئے جوش نہ ہو صرف منتر جنتر ٹھہرینگے۔ یاد رکھو۔ کوئی جسمانی بات جسکے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ خدا کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے ایسے ہی تمہارے رکوع وسجود بھی نہیں پہنچتے۔ جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ خدا کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے۔ جو اس کی عظمت اور عزت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے جاتے ہیں۔ اور کوئی دوسرا ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔

شہودیوں والی بات درست ہو قرآن شریف کے شروع میں جو کہا گیا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ عالمین کا رب تو اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رب اور ہے اور عالم اور ہے۔ ورنہ اگر وحدت وجود والی بات صحیح ہوتی۔ تو رب العین کہا جاتا۔

علامات شیعہ

ہمارے دوست منشی خادم حسین صاحب جو قیمتی معلومات شیعہ مذہب کے متعلق بہم پہنچا رہے ہیں۔ وہ اس قابل ہیں۔ کہ ہمارے بھائی احمدی ان پر غائر نظر فرماویں۔ اور اپنے تئیں اپنے امام ہمام کی تعلیم کے مطابق بنانیکی کوشش کریں۔

خداوند کریم نے کلام مجید میں کافرون۔ مومنون۔ منافقوں کی علامتیں متعدد مقامات پر بیان فرمائی ہیں۔ اسی طرح احادیث شریف میں بھی مومنوں اور منافقوں کی نشانیاں مذکور ہیں انجیل میں بھی حضرت عیسیٰ نے سچے مسیحیوں کی علامت لکھی ہے۔ کہ اگر ان میں رائی بھر بھی ایمان ہے۔ تو وہ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ٹال سکتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اور یہ تفصیل وبیان کھوٹے کھرے نیک وبد کی تمیز کے لئے نہایت ضروری تھا۔

اسی طرح کتب شیعہ میں سچے شیعوں کی بھی خاص علامتیں پائی گئیں۔ جو بطور مشتے نمونہ

خبروار ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں۔

اول۔ سوید بن غفلتہ سے روایت ہے۔ کہ جناب علی علیہ السلام کوفہ کی مسجد سے نکلتے تھے۔ ایک گروہ سامنے ہوا۔ اور عرض کیا۔ السلام علیک یا امیر المومنین۔ لیکن جناب کو ناگوار ہوا۔ انھوں نے عرض کیا۔ ہم تو آپ کے اصحاب ہیں۔ اور آپ کے شیعوں میں سے ہیں۔ جناب نے جواب فرمایا۔ کہ کیا سبب ہے۔ کہ وہ شیعوں کی علامتیں تم میں مجھکو نظر نہیں پڑتیں۔ انھوں نے عرض کیا۔ کہ وہ کونسی علامتیں ہیں۔ جناب نے فرمایا۔ کہ جس کی آنکھیں گریہ و بکاء (خوف خدا) سے اندھی ہوجائیں۔ روزے رکھتے رکھتے شکم پشت کے ساتھ لگجائیں (دعا کی) پیاس سے ان کے ہونٹ خشک رہیں۔ کثرت رکوع و سجود سے ان کی پیٹھ خم ہو۔ ذکر الٰہی کیوجہ سے انکے منہ سے خوشبو آئے۔ ومن لم یکن کذلک لیسوا منی وانا منہم بریٔ۔ یہ آخری فقرہ حدیث ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو شیعہ ایسے نہ ہوں۔ وہ مجھ سے نہیں۔ اور میں ان سے بیزار ہوں۔ (دیکھو جامع الاخبار شیخ صدوق فصل ۷۱ مطبوعہ ایران)

دوم۔ اس باب میں ایک اور حدیث امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے مروی ہے۔ کہ جناب علیؑ ایک دن کوفہ سے حنانہ کی طرف تشریف لے گئے۔ کہ وہیں نماز پڑھینگے۔ ایک گروہ ان کے پیچھے ہولیا۔ آنجناب نے دریافت فرمایا۔ کہ تم کون ہو۔ انہوں نے عرض کیا نحن شیعتک یا امیر المومنین۔ یعنی اے امیر المومنین ہم آپ کے شیعہ ہیں۔ جناب نے فرمایا۔ مگر کیا وجہ ہے کہ شیعوں کی علامتیں تم میں ہم نہیں دیکھتے۔ انھوں نے عرض کیا۔ یا امیر المومنین شیعوں کی علامتیں کیا ہیں۔ آنجناب نے فرمایا۔ ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں۔ جاگ جاگ کر (نماز شب کے لیئے) رو رو کر انکی آنکھیں تقریباً اندھی ہو جاتی ہیں۔ دعائیں مانگ مانگ کر انکے ہونٹ گھس گئے ہوں۔ اور پتلے ہوگئے ہوں۔ روزوں سے پیٹ تختہ ہوگئے ہوں۔ قیام نماز کی وجہ سے پیٹھ خم ہوگئی ہو۔ خدا کے حضور میں خشوع کرنیوالے آثار ان سے نمایاں ہوتے ہیں۔ دیکھو جامع الاخبار فصل ۱۷

سوم۔ اسناد حدیث مذکورہ سے ہی ایک اور حدیث ہے۔ کہ فرمایا حضرت امیر المومنینؑ

نے آزما کر دیکھو میرے شیعوں کو دو خصلتوں سے اگر یہ دو ان میں ہوں۔ تو وہ میرے شیعہ ہیں محافظتہم علیٰ اوقات الصلوٰۃ ومواساتہم مع اخوانہم بالمال یعنی نماز کے اوقات کی حفاظت رکھتے ہیں۔ اور مالوں سے اپنے بھائیوں کے ساتھ مروّت کرتے ہیں۔ وان لم تکونا فیہم فاغرب فاغرب ثم اغرب۔ یعنی اگر یہ دونوں عادتیں ان میں نہ ہوں۔ پس دور ہیں اور دور ہیں۔ اور دور ہیں۔ جامع الاخبار فصل ۱۷

چہارم۔ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ آپ نے جابر جعفی سے فرمایا۔ اے جابر جو لوگ اپنے آپکو شیعہ سمجھتے ہیں۔ کیا ان کے لئے یہی کافی ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ قسم بخدا ہمارا شیعہ نہیں۔ مگر وہی شخص جو خدا کی فرمانبرداری کرے۔ پرہیزگار و متقی ہو اے جابر پیشتر شیعوں کی شناخت یہ تھی۔ کہ ان میں تواضع وانکسار ہوا کرتا تھا۔ ذکر الٰہی بہت کرتے تھے۔ روزہ نماز میں مشغول رہتے تھے۔ فقراء مساکین قرضداروں اور اپنے ہمسایوں سے نیک سلوک کرتے تھے۔ بات سیدھی کہتے تھے۔ تلاوت قرآن بہت کرتے تھے۔ لوگوں کی بھلائی کے سوا زبان کو گفتار سے بند رکھتے تھے۔ تمام امور میں اپنے عزیز قریبیوں کے محافظ اور امانت دار ہوتے تھے۔ جابر نے عرض کیا۔ یا ابن رسول اللہ اس زمانہ میں ان صفات سے متصف کسی کو میں نہیں دیکھتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا۔ اس خیال پر مت جا۔ یہ کب کافی ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی کہہ دے میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں۔ خواہ وہ یہ بھی دعوٰی کرے۔ کہ رسول خدا صلعم کو دوست رکھتا ہوں۔ کیونکہ آپ علیؑ سے افضل ہیں۔ اور آنحضرت صلعم کے احکام پر عمل نہ کرے۔ سنت پر نہ چلے۔ یہ محبت ہرگز کام نہ آئیگی۔ تم کو چاہیئے۔ کہ خدا سے ڈرو۔ نیک عمل کرو۔ تاکہ ثواب حاصل کرو بتحقیق خداوند تعالیٰ کی رشتہ داری و قرابت کسی کے ساتھ نہیں۔ سب سے زیادہ خدا کا دوست وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ . . . . پرہیزگار ہو۔ اسکے احکام پر سب سے زیادہ عمل کرے۔ قسم بخدا خدا کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ مگر اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے آتش دوزخ سے چھوڑانے کے لئے ہم تمہارے ذمہ وار نہیں اور نہ خدا پر کسی کو حجت ہو سکتی ہے

جو خدا کا فرمانبردار اور مطیع ہو۔ وہ ہمارا بھی دوست ہے۔ اور جو اسکی نافرمانی کرے۔ ہمارا دشمن ہے۔ ہماری دوستی وتولا حاصل نہیں ہوتی۔ مگر پرہیزگاری اور نیک عمل سے"۔ بعینہٖ۔ دیکھو عین الحیات مجلسی اردو مطبوعہ لاہور ص۳۶۶

پنجم بسند معتبر امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہماری شیعہ وہی ہیں۔ جو شکستہ رنگ لاغر جسم خشک لب خالی شکم کہ ان کے رنگ متغیر اور چہرے زرد ہیں۔ تاریکی شب میں زمین کو اپنا فرش بناتے ہیں۔ اور اپنی پیشانی اس پر جھکاتے ہیں۔ سجدے بیحساب کرتے ہیں۔ بہت روتے ہیں۔ خوب دعا و زاری کرتے ہیں۔ لوگ خوش و خرم ہوں۔ مگر وہ غمناک دکھائی دیتے"۔ عین الحیات اردو ص۳۶۶

ششم جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ شیعہ جعفری وہی ہے۔ جو اپنے شکم و فرج کو حرام سے محفوظ رکھے۔ عبادت و ریاضت میں بہت ساعی ہو۔ جو کام کرے۔ رضائے الٰہی کیواسطے کرے۔ اسکے ثواب کا امیدوار اور عذاب سے خائف ہو۔ اگر ایسے لوگوں کو دیکھو جان لو کہ ہمارے شیعہ ہیں"۔ بعینہٖ عین الحیات اردو ص۳۶۶

ہفتم ایک روایت عین الحیات فارسی سے بلا ترجمہ عرض کرتا ہوں۔ مطلب اسکا تقریباً وہی ہے جو حدیث امام محمد باقر نمبر چہارم میں مذکور ہو چکا ہے۔ وھو ہذا

"حضرت صادق بہ جابر جعفی گفت۔ سلام مرا بہ شیعیان من برساں و بایشاں بگو میاں ما و خدا خویشی نیست و تقرب نمی تواں بخدا جست مگر بہ اطاعت خدا۔ اے جابر ہر کہ اطاعت خدا کند محبت ما داشتہ باشد۔ شیعہ ماست و کسیکہ معصیت خدا کند محبت ما با و نفع نمی دہد"

اسکے ساتھ ہی جناب علیؑ کی زبان مبارک سے ایک بیش بہا نصیحت ہے جس کا مطالعہ یقین ہے کہ ناظرین کی ازدیاد معرفت کا باعث ہوگا۔

"حضرت امیر المومنینؑ فرمود ہر کہ میخواہد۔ بدوں عشیرہ و قوم عزیز باشد و بے سلطنت و حکم صاحب مہابت باشد و بے نیاز باشد و مردم اطاعتش کنند۔ بدوں آنکہ مالے بایشاں دہد پس باید کہ از ذلت معصیت خدا بیروں آید و بعزت اطاعت و فرمانبرداری خدا داخل شود۔ کہ آنہا ہمہ برائے او

مال حاصل است"

ہشتم "ایک شخص نے جناب صادقؑ سے عرض کیا یا حضرت آپ کے شیعوں میں ایسے بھی لوگ ہیں۔ کہ گناہ کرتے ہیں۔ اور خدا کی رحمت کے بھی امیدوار ہیں۔ فرمایا وہ جھوٹے ہیں۔ ہرگز ہمارے شیعہ نہیں۔ اپنی خواہشات نفسانی پر مائل ہیں۔ اسی کو امید کہتے ہیں۔ ورنہ کسی شے کی امید کرنیوالا ضرور اسکے حاصل کرنیکی کوشش کرتا ہے۔ اور جس چیز سے ڈرتا ہے۔ اس سے دور بھاگتا ہے"

عین الحیات اردو صد ۲۱۶

نہم "حدیث میں وارد ہے۔ کہ مومن کو دو خوف ہوتے ہیں۔ ایک گذشتہ گناہ ہونگا کہ نہ معلوم خدا معاف کریگا یا نہیں۔ دوسرا یہ کہ نہ معلوم آئندہ اس سے کیسے کیسے گناہ ہونگے کسی وقت میں اسکا دل ان دو خوف سے خالی نہیں ہوتا۔ اور اس کی اصلاح سوائے خوف اور کوئی چیز نہیں کر سکتی" عین الحیات اردو صد ۲۱۶

دہم منقول ہے۔ کہ جناب صادق نے نجم سے فرمایا اے نجم تم تمام شیعہ ہمارے ہمراہ بہشت میں ہونگے۔ مگر کیا برا ہوگا تم میں سے وہ شخص کہ جس کی وہاں پردہ دری کیجائے گی۔ اور عیب ظاہر کئے جائینگے۔ نجم کہتے ہیں۔ مینے عرض کیا یا حضرت کیا آپکے شیعہ کا یہ حال ہوگا۔ فرمایا۔ ہاں اگر اسنے اپنے شکم وفرج کی حفاظت نہیں کی ہوگی۔ حدیث میں ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اپنے بعد اپنی امت پر مجھے ان چیزوں سے زیادہ خوف ہے۔ حرام کمائی پوشیدہ خواہشوں کا پورا کرنا۔ ریاکاری سود اور قرض" عین الحیات اردو صد ۳۲۸

یازدہم۔ ملا باقر مجلسی اس قسم کے علامات وفضائل مومنین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "واضح ہو کہ احادیث معتبرہ سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اعمال و کردار کو ایمان میں دخل ہے۔ فرائض کا ترک اور کبائر کا ارتکاب انسان کو ایمان سے خارج کر دیتا ہے چنانچہ میشتر مجمل طور سے ہمنے ظاہر کر دیا ہے۔ بندہ خالص کو کبھی مومن کہہ دیتے ہیں کبھی شیعہ کبھی ولی بھی کہہ دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات مومن اور شیعہ کے لفظ سے اسکو تعبیر کرتے ہیں۔

جس کے اعتقادات درست ہوں پس ان روایات واحادیث پر مغرور نہ ہونا چاہیئے جو مومن وشیعہ کی تعریف میں وارد ہوئی ہیں۔ اور یقین سمجھنا چاہیئے کہ "مومن چہ بسیار کم است" (اصل عبارت کتاب فارسی) مومن بصفت مومنیت بہت کم ہوا کرتے ہیں چنانچہ جناب صادق نے فرمایا ہے کہ مومن سرخ گندھک سے بھی زیادہ نایاب ہے" عین الحیات اردو صہ ۳۶۲

چونکہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض سادات اور سید زادے اکثر خوشامد پرست اور ریاکاروں کی خوشامدانہ اور چکنی چپڑی باتوں پر فریب کھا کر اعمال وعبادات سے غافل ہوجاتے ہیں۔ اور سیادت کے فخر پر وہ نہ خود پابندی صوم وصلوٰۃ کی تکلیف گوارا فرماتے ہیں۔ اور نہ دوسرے خوشامدیوں کو ہدایت کرتے ہیں۔ اسواسطے اس جسارت کی معافی مانگتے ہوئے میں خود سادات کی خدمت میں بھی چند احادیث عرض کردیتا ہوں

یازدہم۔ حضرت امام محمد باقر ؑ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کوہ صفا پر خطبہ فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ یا بنی ہاشم یا بنی عبدللطلب میں خدا کا رسول بنکر تمہاری طرف آیا ہوں۔ اور مجھکو تمہارے پر بہت شفقت ہے۔ اور درحقیقت واسطے میرے ہیں۔ میرے ہی عمل اور تم میں سے ہر ایک شخص کے لئے ہے۔ اس کا عمل یہ مت کہو۔ کہ محمد ہم میں سے ہیں۔ اور ہم بھی داخل ہونگے۔ جہاں وہ داخل ہوئے۔ مگر نہیں قسم ہے خدا کی نہ تم میں سے کوئی میرا دوست ہے۔ نہ تمہارے غیر میں سے۔ اے بنی عبدالمطلب۔ مگر متقی لوگ۔ خبردار رہو۔ قیامت کے دن میں تمکو نہ پہچانونگا الخ کچھ اصل عبارت حدیث۔ وان لی عملی ولکل رجل منکم عملہ لا تقولوا ان محمداً منا ولندخل مدخلہ فلا واللہ ما اولیائی منکم ولا من غیرکم یا بنی عبدالمطلب الا المتقون الا فلا اعرفکم یوم القیامۃ دیکھو کتاب الروضہ فروع کافی جلد ۳ صہ ۹۹

دوازدہم حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ بہشت تو واسطے متقی کے ہے۔ اگرچہ غلام حبشی ہو۔ اور دوزخ واسطے گنہگار کے ہے۔ اگرچہ سید قریشی ہو" دیکھو تفسیر

عمدۃ البیان اردو مطبوعہ دہلی زیر آیت فلا انساب بینہم یومئذٍ صـ۴۲

سیزدہم۔ کافی میں امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جب یہ آیت اتری۔ وجعلنا کم شعوبًا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم۔ یعنی خدا نے ذات اور قبیلے اسواسطے بنائے ہیں۔ کہ تم شناخت کر سکو۔ اور تم سے زیادہ معزّز اور مکرّم وہ ہے۔ خدا کے نزدیک۔ جو زیادہ متقی ہے۔ تو آپ نے ذات پات کی اونچ نیچ کو مٹانے اور تمام مسلمانوں میں خواہ وہ ادنیٰ ہوں۔ خواہ اعلیٰ اخوت عامہ اور مساوات کی روح پھونکنے کے لئے سب سے پہلے بحیثیّت اسوہ حسنہ ہونیکے زبیر بن عبد المطلب کی بیٹی کو مقداد بن اسود سے نکاح کر دیا۔ تاکہ تمام امّت اس مثال کی تقلید کرے۔ اور جان لیں۔ کہ جیسے ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ہے۔ ویسے ہی عند الرسول بھی اگر کوئی معزز ہے۔ تو متقی ہی ہو سکتا ہے۔ دیکھو فروع کافی جلد ۲ کتاب النکاح صـ۱۳۹

چہاردہم۔ امام رضا علیہ السّلام نے اپنے بھائی زید یعنی زید النار سے بوجہ ان کے کامل متقی نہ ہونے کے ناراض ہو کر حسن الوشاء راوی حدیث سے یوں خطاب فرمایا تھا۔

"ای حسن این آیت مبارک را از قرآن کریم چگونہ قرائت میکنی قال یا نوح انہ لیس من اہلك انہ عمل غیر صالح۔ چوں در حضرت حق گنہگار شد۔ خداوند او را از پسری نوح نفی کرد کذا من کان منّا لم یطع اللہ فلیس منّا وانت اذا اطعت اللہ فانت منا اہل البیت" ناسخ التواریخ جلد دوم کتاب ششم صـ۲۲

یعنی امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اے حسن اس آیت مبارک کو قرآن مجید میں کس طرح پڑھا کرتے ہو۔ کہ خدا نے فرمایا۔ اے نوح یہ تیرا لڑکا تیرے اہلبیت سے نہیں ہے کیونکہ اس کے اعمال اچھّے نہیں ہیں۔ جب خدا کے نزدیک وہ گنہگار ہو گیا۔ تو خدا نے نوح کے بیٹے ہونے سے اسکو نکال دیا۔ اسی طرح سے جو شخص ہم میں سے ہے۔ مگر خدا کا فرمانبردار نہیں ہے۔ وہ ہرگز ہم میں سے نہیں ہے۔ وہ تو وہ (اے حسن) اگر تو بھی مطیع احکام خدا ہے۔ تو ہمارے

اہلبیت میں سے ہو سکتا ہے۔

اس روایت میں امام رضا علیہ السلام نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ایک قول یا حدیث بیان فرمائی ہے ان علی بن الحسین کان یقول لمحسننا کفلان من الاجر ولمسیئنا ضعفان من العذاب" مورخ ناسخ التواریخ اسکا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ "علی ابن الحسین علیہما السلام میفرمایند کہ خوبان مرا در ازای یک ثواب دو اجر می دہند وبدان ما را بجای یک بیفرمانی دو عذاب فرمائید" یعنی سادات جو ہم میں سے صالح ہوں۔ انکو ایک نیکی کا دو چند اجر دینگے۔ اور جو غیر صالح ہیں۔ انکو ایک نا فرمانی کے بدلے دو چند عذاب ملے گا۔

معزز ناظرین! ملاحظہ فرمائیے آپنے سچے شیعوں کے علامات ہ آپکو معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ ائمہ اہلبیت نبوت علیہم السلام بھی اپنے اپنے اوقات میں کس پایہ کے روحانی معلّم تھے۔ میں آپکو بلا تامل یقین دلا سکتا ہوں۔ کہ ان بزرگانِ دین کا کوئی علیحدہ مشرب نہ تھا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ خود بھی قرآن اور سنت پر عامل تھے۔ اور اپنے پیرووں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تاکید اکید فرمایا کرتے تھے اللھم صل علی محمد و آل محمد۔ اور اگر بالفرض کوئی بات ہمکو عام تعلیم اسلام سے جدید بھی معلوم ہوئی۔ تو در اصل وہ جدید نہیں۔ بلکہ مجددانہ رنگ رکھتی ہے۔ ٹھیک جیسے کہ آج کل عام لوگوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد میں بعض باتیں جدید معلوم ہوتی ہیں۔ صحابہ کرام اور ائمہ اہلبیت و دیگر مجددین کی تعظیم اور ان کی پاک زندگیوں سے اخلاقی سبق حاصل کرنا اور انکے پاک ارشادوں اور ہدایتوں پر عمل کرنا گو پہلے سے ہی ہمارے سلسلہ کے اصولوں میں داخل ہے۔ لیکن خاص ائمہ اہلبیت کرام کے اصلی ارشادات کو دیکھنے سننے کا ہم میں سے بعض کو کم موقعہ ملا ہو گا جس کی ذمہ وار زیادہ تر شیعہ جماعت ہے۔ جنھوں نے بلا تشبیہ نصاریٰ کی طرح صرف محبت اور عصمت اور کفارہ مسیح جیسے بظاہر دلفریب مسئلوں کو ہی شعار مذہب بنا رکھا ہے۔ اور اس سے زیادہ اگر کچھ ہے۔ تو وہ خدا کے برگزیدوں کے معایب اور مطاعن تلاش کرنا ہے اور بس۔

اس قسم کے مضامین کے اجراء سے خاکسار راقم کا یہ بھی مقصد ہے کہ آپ کے قلوب صافی میں جو قبل ازیں ائمہ اہلبیت کی تقلیدی تعظیم ہے۔ اسکو علیٰ بصیرت کیا جائے۔ ساتھ ہی یہ امر بھی مدنظر ہے۔ کہ ان بھائیوں کے لیئے جو میری طرح پہلے شیعہ تھے۔ اور شیعہ میں تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ انکے لئے بہترین مباحث مناظرہ اور زیادہ مفید مدعا معلومات بہم پہنچائے جائیں۔ جو عام رسمی طریق مناظرہ سے ارفع ہوں۔

اس مضمون کی اپنے شیعہ احباب میں بکثرت اشاعت کرو۔ اور ان سے باز پرس کرو کہ اے اہلبیت کی محبت کا دم بھرنیوالو! اور اے مذہب شیعہ کے سرگرم حامیو! اور اے عدل اور انصاف کو اصول دین میں داخل کرنیوالو! اور اے خلافت اور فدک کی بحثوں میں دن رات سر دھننے والو! اے رسول کریم جیسے معلم مزکی کے چیدہ اصحاب اور ازواج مطہرات کے بیباکی سے عیب چینو! نماز و روزہ اور دیگر احکام شریعت کا استخفاف کرنیوالو! مساجد کی جگہ امام باڑونکو آباد کرنیوالو! اہلبیت کرام کی اصلی تعلیم کو ضائع کر بیٹھنے والو! مرثیہ خوانی کو قرآن خوانی اور گریہ حسینؑ کو خشیت اور خوف الٰہی پر گریہ کرنے پر ترجیح دینے والو! اتباع سنت رسول صلعم سے غافل رہ کر بدعات کو شعار مذہب اسلام سمجھ بیٹھنے والو! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے جی چرا کر جہلا کو خود ساختہ عقائد پر کاربند رہنے کی تاکید کرنے والو! نور حق کے متلاشیونکو ظلمت کدہ کی سیر کرانے والو! ذرا ادھر تو آؤ۔ تمکو خدا کی قسم۔ رسول اور علیؑ اور حسینؑ مظلوم کے تشنہ حلقوم کی قسم ہے۔ انصاف سے بتلاؤ۔ آپ میں سے کتنے ہیں۔ جن میں سچے تشیع کے علامات نمودار ہیں۔

آپکو کس نے شیعہ اہلبیت ہونیکا سرٹیفکیٹ دیا ہے؟ خلفائے رسول اور ازواج مطہراتؓ کے ایمان و نفاق کی جانچ پڑتال کا اختیار آپکو کس نے دیا ہے؟ تشیع کا امتحان تو جناب علیؑ اور امام باقر اور امام صادق اور امام رضا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وقت ہو چکا۔ اور اس وقت شاذ و نادر ہی تھے۔ جو کامیاب نکلے۔ پھر یہ دوبارہ امتحان کسوقت منعقد ہوا۔

اور کس امام نے لیا۔ جو آپ ہزار در ہزار اور کروڑوں شیعہ ہر ملک اور ہر شہر و قصبہ میں نظر آ رہے ہیں۔ اور جس کو دیکھو نحن شیعۃ علی نحن شیعۃ علی اور یا علیؑ انت و شیعتک فی الجنۃ اور ان من شیعتہ لابراھیم کے نعرے لگاتا اور دوسرے مسلمانوں پر آوازے کستا ہے۔ دوسروں کے ایمان و اخلاص پر طعن کرنے سے پہلے ذرا اپنے گریبان میں بھی منہ ڈالکر تو دیکھو

نالہ حزنیت کو؟ آہ آتشینت کو؟

لاف عشقبازی چہ سند عشق را نشانی ہاست

ذرا سوچو تو سہی کہ عیب جوئی کی قابل نفرت عادت اصول دین کی پابندی کی غفلت اور مبالغہ آمیز فروعی اعمال کے فضائل پر قانع ہو جانے نے آپ کے مذہب آپکے اخلاق اور دیگر عام صفات حسنہ مثل شجاعت حمیت۔ غیرت کو کسقدر قابلِ تلافی نقصان عظیم پہنچایا ہے۔ اگر یقین نہ ہو۔ تو اپنے مجتہدان نجف اشرف و کربلائے معلیٰ کے اس فرمان کو بغور ملاحظہ کرو۔ جو اصلاح اور حبل المتین میں شایع ہو چکا ہے۔ خواجہ غلام الثقلین کا لیکچر لکھنؤ جو مسلم گزٹ میں عراق اور ایران کی قابل رحم حالت پر چھپ چکا ہے۔ مطالعہ کرو۔ فرمان مذکور نے شیعہ کے عقاید پر خط نسخ کھینچ دیا ہے۔ اور لیکچر مذکور کے چشم دید واقعات اسکی مزید تائید کے لیئے کافی ہیں۔ فتدبروا یا اولی الابصار۔

خاکسار خادم حسین خادم بھیروی